17

بعض دوستوں نے اپنی ساری کی ساری جائیدادیں پیش کر دیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں

(فرمودہ 9 مئی 1947ء)

تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج مَیں جماعت کو ایک دفعہ پھر اُس کے اس فرض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو تازہ چندہ کی تحریک کے متعلق اُس پر عائد ہوتا ہے۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین کا ایک حصہ تندہی کے ساتھ اِس تحریک میں شرکت کی کوشش کر رہا ہے۔لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ممکن ہے جماعتوں کے اندر یہ احساس پایا جاتا ہو کہ اِس تحریک کے متعلق لوگوں نے فرداً فرداً جواب دینے ہیں۔لیکن یہ درست نہیں۔ تحریک جدید کے وعدوں اور چندوں کے متعلق ہماری جماعت کا جو دستور ہے اُسی کے مطابق اِس تحریک کے بارہ میں بھی انتظام ہونا چاہیئے۔یعنی مختلف جماعتوں میں جو سیکرٹریان مال مقرر ہیں۔ پریذیڈنٹوں اور امیروں یا دوسرے سیکرٹریوں کی مدد سے انہیں اپنی جماعتوں کی مکمل لسٹیں جلد سے جلد بھجوانی چاہئیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا ہے ابھی اکثر جماعتوں کی طرف سے وعدوں کی لسٹیں مکمل ہو کر مجھے نہیں ملیں۔ میرے پہلے خطبات کے بعد کچھ لسٹیں آئی ہیں لیکن وہ زیادہ تر افراد کی ہیں جماعتوں کی نہیں۔ جماعتوں کے لحاظ سے اب تک بمشکل دس فیصدی لسٹیں آئی ہیں باقی جماعتوں کی طرف سے جن میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں ابھی تک

مجھے کوئی اطلاعات نہیں پہنچیں۔مَیں نے اس تحریک کے وعدوں کے لئے ڈیڑھ ماہ کی میعاد مقرر کی تھی جو 20 مئی کو ختم ہو جاتی ہے۔مگر چونکہ یہ نئی تحریک ہے اور دوستوں کو ایک وقت اس کے سمجھنے میں بھی لگا ہے اِس لئے مَیں اِس کی مدت 31 مئی تک بڑھا دیتا ہوں۔مگر اِس کے یہ معنی نہیں کہ دوست ضرور 31 مئی تک ہی انتظار کرتے رہیں۔ بلکہ نیکی کے کام میں جلد سے جلد حصہ لینا بھی انسان کے ثواب کو بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔اور جس طرح گورنمنٹ سروس میں یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص پہلے سروس میں شامل ہوا اُس کو بعد میں شامل ہونے والوں سے سینیئر (SENIOR) سمجھا جاتا ہے اور آئندہ ترقیات میں اس کی سینیارٹی (SENIORITY) کا لحاظ رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ دنوں کا بھی حساب رکھا جاتا ہے۔مثلاً ایک شخص اگر یکم تاریخ کو سرکاری ملازمت میں شامل ہو تو اُس کو اُس شخص سے سینیئر اور بالا سمجھا جاتا ہے جو دوسری تاریخ کو شامل ہو حالانکہ فرق صرف ایک دن کا ہوتا ہے۔اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور میں بھی وہ لوگ جو قربانیوں میں پیش پیش ہوتے ہیں زیادہ ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔سوائے اسکے کہ انکی راہ میں ایسی مشکلات اور دقتیں ہوں جنکی وجہ سے ان کا بعد میں آنا پہلے آنے والے کے برابر سمجھا جائے۔مگر یہ چیز تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور وہ کسی کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا انسان اس کے متعلق کچھ جان نہیں سکتا۔ اِس لئے ظاہر پر نظر کرتے ہوئے ہر جماعت کا فرض ہے اور فرض ہونا چاہیئے بلکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر جماعت کا یہ حق ہے اور اُسے اپنا یہ حق لینے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دوسری جماعتوں سے پہلے اپنے وعدے لکھائے تا کہ نہ صرف وہ ثواب میں شامل ہو بلکہ بعد میں شامل ہونے والوں سے خدا تعالیٰ کے حضور مقدم سمجھی جائے۔

جہاں تک نظام کا تعلق ہے۔جس رنگ میں تحریک جدید کا محکمہ کام کر رہا ہے میرے نزدیک بیت المال والے اُس رنگ میں کام نہیں کر رہے۔تحریک جدید کی رپورٹوں میں نہ صرف یہ اطلاع ہوتی ہے کہ کس حد تک وعدے آئے ہیں بلکہ وہ یہ بھی اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے اِس بارہ میں کیا کوششیں کی ہیں۔مگر بیت المال والوں کی طرف سے کوئی ایسی رپورٹ جو حقیقت پر مبنی ہو اور جس سے معلوم ہو سکے کہ معقول طور پر جدوجہد کی جا رہی ہے اب تک میرے پاس نہیں پہنچی۔اور درحقیقت مَیں ابھی تک اِس بات سے ناواقف ہوں کہ صحیح طور پر ہر جماعت پر حجت پوری کر دی گئی ہے یا نہیں۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کے متعلق جو وقفِ آمد یا وقفِ جائیداد کی ہے یا غیر واقفین

سے نصف ماہ کی آمد یا ان کی جائیداد کا 1/2 فیصدی لینے پر مشتمل ہے ہم نے یہ قانون بھی پاس کیا ہے کہ جو لوگ اس تحریک میں شامل نہ ہوں یا غیر واقفین کی صورت میں اپنی جائیداد کا 1/2 فیصدی یا ایک ماہ کی نصف آمد بھی دینے کے لئے تیار نہ ہوں اُن کو آئندہ سلسلہ کے ہنگامی کاموں میں شامل نہ کیا جائے۔ پس جماعتوں کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدے جلد از جلد بھجوا دیں وہاں اُن کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مجھے اِس بارہ میں بھی اطلاع دیں کہ کون کون سے لوگ اس تحریک میں حصہ نہیں لے رہے تا کہ اُن کا ریکارڈ رکھا جاسکے۔ ابھی تک کسی جماعت نے بھی ایسی اطلاعات بھم نہیں پہنچائیں۔ حالانکہ اِس تحریک کے مثبت اور منفی دو حصے ہیں۔ مثبت حصہ تو یہ ہے کہ کس کس نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور منفی حصہ یہ ہے کہ کس کس نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اور یہ دونوں حصے اہم ہیں۔ منفی کے متعلق ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو آئندہ سلسلہ کی ہنگامی تحریکوں میں شامل ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔ سوائے ایسی صورت کے کہ وہ توبہ کریں اور سلسلہ کے سامنے معقول معذرت پیش کریں۔ اگر ان کا عذر جائز ہونے کی صورت میں قبول کرلیا جائے تو اس کے بعد انہیں ہنگامی تحریکوں میں شامل ہونے کا حق ہوگا لیکن اس کے بغیر نہیں۔ پس جماعتوں کو نہ صرف وعدے کرنے والے دوستوں کے نام بھجوانے چاہئیں بلکہ جو لوگ انکار کریں اُن کے نام بھی بھجوانے چاہئیں۔

مَیں نے بار بار اور کھول کر بیان کیا ہے کہ جو لوگ تحریکِ وقف میں حصہ نہیں لیتے ابھی ہم ان کو مجبور نہیں کرتے کہ اپنی آمد یا جائیداد وقف کریں۔ ایسے لوگ ایک ماہ کی نصف تنخواہ یا جائیداد کا 1/2 فیصدی دے کر موجودہ تحریک سے عُہدہ برآ ہو سکتے ہیں اور نادہندگی کے الزام سے بچ سکتے ہیں۔ بعض دوستوں کو اس بارہ میں یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ جو لوگ ایک ماہ کی نصف تنخواہ یا اپنی جائیداد کا 1/2 فیصدی دینگے ان کو بھی آئندہ ہنگامی تحریکات میں شامل نہیں کیا جائیگا۔ چنانچہ اِس قسم کا ایک نوٹ مَیں نے الفضل میں بھی دیکھا ہے جو تحریک جدید کی طرف سے تھا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ مَیں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ ہر شخص اپنی جائیداد یا آمد ضرور وقف کرے۔ مَیں نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ ہے کہ مومن کا ایمان اِس بات کا متقاضی ہوتا ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور آمد اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اِس لئے دوستوں کو وقف کرنا چاہیئے۔ اور ظاہر ہے کہ ''وقف کرنا چاہیئے'' اور ''وقف کرے'' میں بڑا بھاری فرق ہے۔ ایسے آدمی ہو سکتے ہیں جو وقف

میں شامل ہونے کے متعلق اپنے سینوں میں انشراح نہ پاتے ہوں۔ مگر اُن کے لئے بھی ہم نے رستہ کھول دیا ہے کہ وہ ایک ماہ کی نصف تنخواہ یا اپنی جائیداد کا 1/2 فیصدی دے دیں۔ لیکن چونکہ ایسے آدمی بھی ہو سکتے ہیں جو ایک ماہ کی نصف آمد یا جائیداد کا 1/2 فیصدی بھی نہ دے سکیں۔ یا وہ سمجھتے ہوں کہ وہ نہیں دے سکتے تو ایسے لوگوں کے لئے یہ راستہ ہے کہ وہ اپنی معذرت دفتر بیت المال میں بھیج کر ناظر صاحب بیت المال سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کرا لیں تب بھی وہ الزام سے بچ جائیں گے۔ اور اگر ناظر صاحب بیت المال اُن کو مستثنیٰ کر دیں گے تو وہ اس سزا کہ ''آئندہ سلسلہ کے ہنگامی کاموں میں انہیں شامل نہ کیا جائے'' سے محفوظ ہو جائیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کا بالکل خاموش رہنا اور جماعت کے ساتھ تعاون نہ کرنا اُس معیارِ ایمان سے بہت ادنیٰ ہے جس کا اسلام کی طرف سے ادنیٰ سے ادنیٰ معیار کے ہر مومن سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ مجھے حالات سے اتنی کم واقفیت ہے کہ اب تک مَیں یہ بھی نہیں جانتا اور نہ ہی دفتر بیت المال والوں نے مجھے اطلاع بہم پہنچائی ہے کہ قادیان کے ہر محلّہ نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ دور دور کی جماعتوں کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُن کی طرف سے وعدوں کے پہنچنے میں دیر ہوگئی ہے مگر قادیان کی جماعتوں کے متعلق اِس قسم کے کسی امکان کی گنجائش نہیں۔ اَوروں کو تو جانے دو مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنوں سے بھی وعدے لئے گئے ہیں یا نہیں۔ ☆ جو رپورٹیں میرے پاس آئی ہیں اُن سے مَیں سمجھتا ہوں کہ قادیان کی جماعت سے بھی پوری طرح وعدہ نہیں لیا گیا۔ کیونکہ اگر سب لوگوں کے وعدے شامل ہوتے تو جتنے وعدوں کی اطلاعیں اِس وقت تک مجھے مل چکی ہیں اُن سے بہت زیادہ تعداد ہوتی۔ جب قادیان کے لوگوں سے بھی وعدہ لینے کا انتظام پوری طرح نہیں کیا گیا تو اِسی پر باہر کی جماعتوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ پس مَیں دوستوں کو ایک دفعہ پھر یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ 31 مئی تک ان کے وعدے آ سکتے ہیں۔ جو لوگ نادہند ہیں اُن کے نام بھی آنے چاہئیں۔ اور جو لوگ چندہ دینے والے ہیں اُن کی

☆ مَیں نے لسٹیں منگوا کر بعد خطبہ دیکھی ہیں قادیان کے چندہ کا نصف ابھی آیا ہے اور کارکنان انجمن کا نصف سے بھی کم۔ لیکن اب ناظر صاحب بیت المال نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلد وعدوں کی لسٹوں کو پورا کریں گے۔

لسٹیں بھی ہر جماعت کی طرف سے مجھے پہنچنی چاہئیں۔ وعدے زیادہ تر میرے پاس ہی آتے ہیں اور یہی طریق زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس طرح مجھے ایسے لوگوں کا علم بھی ہوتا رہتا ہے اور ان کے لئے دعا کی تحریک بھی ہوتی رہتی ہے۔ تحریک جدید کے وعدے بھی میرے پاس آتے ہیں اور اس طرح مجھے وقت پر ہر بات کا علم ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی نقص دور کرنے کے قابل ہو تو اُس کو دور کر دیا جاتا ہے۔ اسی طریق کے مطابق جو جماعتیں اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کریں وہ میرے پاس بھجوا دیں۔ چونکہ آجکل ڈاک کا انتظام خراب ہے اس لئے اگر بعض جماعتیں اپنے وعدوں کی لسٹیں بھجوا چکی ہوں۔ لیکن اُن کو وعدوں کے پہنچنے کی اطلاع نہ ملی ہو تو اُنہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اُن کے وعدے نہیں پہنچے۔ ایسی صورت میں دوبارہ انہیں وعدوں کی لسٹیں بھجوانی چاہئیں۔ ہر جماعت کو لسٹ بھجواتے ہوئے اُس کی ایک نقل اپنے پاس رکھنی چاہیئے تا کہ اگر پہلی فہرست ضائع ہو جائے تو دوبارہ بغیر تأخیر کے نقل کی نقل قادیان بھجوائی جاسکے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ جو لوگ اپنی ایک ماہ کی آمد یا جائیداد کا ایک فیصدی دینے والے ہوں اُن کے وعدوں کی لسٹیں الگ اور جو نصف ماہ کی آمد یا اپنی جائیدادوں کا 1/2 فیصدی دینے والے ہوں اُن کی لسٹیں الگ ہوں تا کہ یہ دونوں قسم کی لسٹیں آپس میں مل نہ جائیں اور ایک کا نام دوسرے رجسٹر میں درج نہ ہو جائے۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ جماعتیں اپنے اخلاص اور ایثار اور قربانی سے اِس عظیم الشان امتحان میں پہلے سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہونگی۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض دوستوں نے ایسی عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں کہ انہیں دیکھ کر رشک آتا ہے۔ قربانی میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی نے کیا دیا ہے بلکہ دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ اس نے اپنی طاقت کے لحاظ سے قربانی میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ بعض ایسے لوگ جن پر صرف دس روپے چندہ عائد ہوتا تھا انہوں نے چالیس روپیہ چندہ دیا ہے اور بعض کے وعدے تو اتنے زیادہ تھے کہ مجھے ان کے وعدوں کو ردّ کرنا پڑا اور مَیں نے ان سے کہا کہ جو مطالبہ ساری جماعت سے کیا گیا ہے اُسی مطالبہ کے مطابق آپ لوگ بھی قربانی کریں اُس سے زیادہ نہیں۔ ورنہ بعض نے تو اپنی ساری کی ساری جائیدادیں پیش کر دی تھیں اور کہا تھا کہ جب ہم نے ساری جائیداد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے تو ہم ساری جائیداد کیوں نہ پیش

کر دیں۔ یہ ایک خوشکن بات ہے۔ مگر جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے مَیں نے ایسے وعدے قبول نہیں کئے بلکہ اُن کے اخلاص اور قابلِ رشک ایثار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اُنہیں یہی لکھوایا ہے کہ اِس وقت جائیداد کا ایک فیصدی مانگا گیا ہے آپ لوگ بھی اتنا ہی پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی سب کام ہیں اور اِس وقت تک اللہ تعالیٰ ہی ہمارے سب کام کرتا چلا آیا ہے اور ہمیں آئندہ بھی اُسی کے فضل و کرم کی امید ہے۔ پس ہمیں اِن دنوں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ جو فرض اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کیا ہے اُس کی بجا آوری کی ہمیں توفیق ملے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے فرض کو ادا کر چکا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اس کے دوسرے بھائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ اس امتحان میں فیل ہونے سے بچائے۔ اور اگر کسی کے اندر کچھ کمزوری پائی جاتی ہے تو وہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری کو دور کرے اور اسے بھی سابقین میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتیں نہایت وسیع ہیں اور اُس کے فضل عظیم الشان ہیں۔ اِس وقت ایک نہایت ہی نازک دَور ہندوستان پر آیا ہوا ہے جس کا علاج صرف خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بظاہر انسان کام کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن درحقیقت خدا کی تقدیر ان کے پیچھے کام کر رہی ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو ایسے رنگ میں جاری کرے کہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہو اور آئندہ دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب ہو۔ اور یہ کہ ہمارے ملک کے اندر جو فتنہ اور فساد پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو دُور کرے۔ اور ہر قوم کو سمجھ عطا کرے کہ وہ آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر صلح اور امن اور آشتی کے طریق کو قبول کرے اور نہ صرف ہمارا ملک صلح اور آشتی کے طریقوں کو اختیار کرے بلکہ خدا کے فضل سے ہمارا ملک ساری دنیا میں ایک اہم اور نیک تغیر پیدا کرنے کا موجب بن جائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔"

(الفضل 15 مئی 1947ء)